بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَحَادِیْثِ لَیْسَ مِنَّا

وہ ہم میں سے نہیں

مرتب و مترجم

مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ایڈیٹر سہ ماہی تبلیغ سیرت کلکتہ

ناشر

مطبع اہل سنت و جماعت

مدرسہ فاروق اعظم، شاہ فرید پارک نزد سکیم موڑ سٹاپ، ملتان روڈ

مرکز الاولیا علاہور، پاکستان

0300-4745568

تفصیلات

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب : احادیث لَیْسَ مِنَّا وہ ہم میں سے نہیں

تالیف : مولانا مجاہد حسین حبیبی

نظر ثانی : علامہ محمد افروز قادری۔ دامت برکاتہم العالیہ۔

باہتمام : علامہ قاری محمد سلیمان سیالوی۔ مدظلہ العالی

صفحات : اڑتالیس (48)

اشاعت : جون 2012ء -۱۴۳۳ھ

قیمت :

ناشر : مطبع اہل سنت و جماعت، مدرسہ فاروق اعظم، شاہ فرید پارک، نزد سکیم موڑ سٹاپ، ملتان روڈ، مرکز الاولیا، لاہور، پاکستان

فہرست

05 کچھ کتاب کی بابت
07 خوش الحانی سے قرآن نہ پڑھنے پر وعید
08 سنت سے روگردانی پر وعید
11 مسلمانوں کی خیر خواہی نہ کرنے پر وعید
12 ظالم حکام کی اِمداد واِعانت پر وعید
14 یہود ونصاریٰ سے مشابہت کرنے پر وعید
16 عورت اور مرد کا ایک دوسرے سے مشابہت کرنے پر وعید
17 مسلمانوں کو دھوکہ دینے پر وعید
20 بڑوں کا ادب واحترام اور چھوٹوں پر رحم نہ کرنے پر وعید
23 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے پر وعید
23 غم کے وقت چہرہ نوچنے اور کپڑا پھاڑنے پر وعید
25 عصبیت پر وعید
27 عورت کو شوہر کے خلاف بھڑکانے پر وعید
28 ڈاکہ ڈالنے پر وعید
29 دنیا داری پر وعید
29 غیر ضروری کھیل کود پر وعید
30 نسب بدلنے پر وعید
31 ناحق کسی کی چیز پر دعوی کرنے پر وعید
31 بدفالی، کہانت اور جادو ٹونا پر وعید
32 مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے کی ممانعت
33 اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لانے پر وعید
34 علم سے کنارہ کشی پر وعید
34 وتر نہ پڑھنے پر وعید

35 جنازہ کے آگے چلنے پر وعید
36 سانپ کو قتل نہ کرنے پر وعید
37 غیر کی حاملہ سے وطی کرنے پر وعید
38 حسد، چغلی اور کہانت کرنے پر وعید
39 ریشمی لباس پہننے اور چاندی کے برتن میں پینے پر وعید
39 خصی ہونے یا کرنے پر وعید
40 امانت کی قسم کھانے پر وعید
40 قدرت کے باوجود نکاح نہ کرنے پر وعید
41 وسعت کے باوجود اہل خانہ پر تنگی کرنے پر وعید
41 بغیر دین مہر نکاح کرنے اور زکوۃ کی وصولی
43 میں لوگوں کو دقت میں ڈالنے پر وعید تفریق کرنے پر وعید
44 مونچھ کو پست نہ کرنے پر وعید
44 زیر ناف کے بال نہ مونڈنے پر وعید
45 غسل کے بعد وضو کرنے پر وعید
45 ہوا خارج ہونے کے سبب استنجا کرنے پر وعید
45 گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑے کو بھڑکانے پر وعید
46 تیر اندازی سیکھ کر اسے چھوڑنے پر وعید
47 رات کے وقت تیر اندازی کرنے پر وعید
47 تین اچھے اَوصاف نہ اپنانے پر وعید

☆☆☆☆☆

کچھ کتاب کی بابت

الحمد للّٰہ والشکر للّٰہ والعبد للّٰہ

والصلوٰۃ والسّلام علیٰ رسول اللّٰہ وعلیٰ آلہ وصحبہٖ ومن والاہ .

کام کرنے کے بہت سے نہج اور ڈھب ہوتے ہیں، یہ محض فضل مولا ہے کہ جس سے جو اور جیسا چاہے کام لے لے۔ پیش نظر کتاب قلزمِ حدیث کے ایک قطرہ 'لیسَ مِنّا' کی طراوت سے قلب ونظر کو راحت وفرحت بخشتی ہے۔ مؤلف موصوف کے تجسس ولگن نے اس ایک قطرے کو اُٹھا کر قلزم بنا دیا ہے؛ تا کہ تشنگانِ حدیث کی ہم طرح سے شادابی وسیرابی کا سامان ممکن ہو سکے۔

شعبۂ حدیث ایک سدا بہار باغ ہے۔ ہر مالی اپنے ذوق وظرف کے مطابق اُس سے گل چینی کرتا ہے۔ لیجیے دیکھیے ایک خادم گلشن حدیث ایک ہی رنگ کے کتنے دیدہ زیب پھولوں کا حسین گلدستہ سجا کر آپ کی خدمت میں لایا ہے۔ آپ انھیں سونگھ کر تو دیکھیں مشامِ جاں وایماں معطر معطر نہ ہوا تھیں تو کہیے گا۔

یہ ایک زمینی حقیقت ہے کہ ہم اپنی ذات کے لیے بھی رحمت نہیں؛ ورنہ ایسے اُمور کبھی نہ سرانجام دیتے جو ہمارے اس نازک وجود کو جہنم کی آتش سوزاں کی خوراک بنا دیں۔ اور ذرا سوچیے کہ وہ حتمی مرتبت آفتاب رسالت علیہ السلام کل کائنات کے لیے رحمت ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُس انیس بے کساں علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رحمت وشفقت کا کیسا پیکر بنایا کہ انھوں نے جہاں جہاں اِنسانیت کے لیے اَخلاقی گراوٹ، اَبدی شقاوت، اور اہل اسلام کے ٹھوکر لگ جانے کا خطرہ محسوس کیا انھیں پیش آگاہی فرما دی، اور ہر طرح سے اس سے بچاؤ کا سامان مہیا فرما دیا، اس کے باوصف اگر کوئی ہدایت نصیب اور فلاح یاب نہ ہو سکے تو یقیناً یہ بڑی محرومی وکم بختی کی بات ہوگی!۔

یہ حدیثیں ایک طرف تو ہمارے لیے رشد وہدایت کا اعلیٰ مینار ہیں کہ اُن کی روشنی میں ہمارے لیے چلنا اور سمت منزل طے کرنا بالکل ہی آسان ہو جاتا ہے، اور دوسری طرف ہمیں ہر ایسے عمل سے روکتی ہیں جو ہمارے اَخلاق وکردار کے لیے سوالیہ نشان بننے کے ساتھ ساتھ ہمارے دین ودنیا کے لیے باعث خسارہ ہوں۔

ہمارے روبہ زوال اور بدحال معاشرے میں اِس قسم کی اَحادیث کو شدت سے رواج دینے

کی اَشد ضرورت ہے؛ تا کہ خواص اپنی ذمہ داریوں کے تئیں حساس ہوں، اور عوام روز مرہ کی زندگیوں میں اُن کی روشنیوں سے اِکتساب فیض ونور کر سکیں؛ تا کہ معاشرے کی گرتی ہوئی قدروں کی بحالی میں دونوں کا اپنا اپنا کردار شامل ہو۔

مؤلف موصوف نے متعلق مقامات پر حدیث کی شرح وتوضیح کرنے کی بھی اپنی سی جتن کی ہے، اور اس کے نتائج بھی حسب توفیق اَخذ کر کے بیان کر دیے ہیں؛ تاہم ہر اِنسان کی فہم وتفہیم جداگانہ ہوتی ہے، اور اللہ بقدر ظرف وکاوش لوگوں پر فتوحات کے دروازے وا کرتا ہے۔ لہٰذا آپ اپنے تئیں بھی اِن حدیثوں میں غور وغوص فرمائیں، —ان شاء اللہ— معانی ومطالب کی ایسی برکھا ہوگی کہ دل ودماغ باغ باغ ہو اُٹھیں گے۔

کتاب کے مصنف فاضل جلیل مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی معاصرین میں اپنا ایک اِمتیازی تشخص رکھتے ہیں، اپنی عمر سے آگے بڑھ کر کام کر رہے ہیں، چھوٹی سی عمر میں اتنا کچھ کر لینا محض فضل خداوندی ہی ہے۔ مولانا سنجیدہ اور اَدب شناس اَدیب وخطیب ہیں۔

اصلاحِ معاشرہ ہی اُن کا خاص موضوع ہے، اور اُن کی بیشتر کتابیں اسی تناظر میں معرضِ وجود میں آئی ہیں۔ اور یقیناً ایک بیدار مغز صحافی واَدیب اُسی پرزے کو سدھارنے کی سعی کرتا ہے جو اپنے چول سے ہٹ گیا ہو۔ آج ہمارا معاشرہ کس سمت جا رہا ہے، وہ حساس فکروں پر پوشیدہ نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مولانا کی اِس کاوش کو اپنے کریمانہ قبول سے سرفراز فرمائے، اور اس عمل خیر میں دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر حصہ لینے والے کو اپنی عطا ونوال سے نواز نواز دے۔ آمین یارب العالمین۔

—: خادم اعلم والعلماء :—

محمد اکرم فروز قادری چریاکوٹی ۱۰ر جمادی الاوّل ۱۴۳۳ھ — ۲ر اپریل ۲۰۱۲ء

خوش اِلحانی سے قرآن نہ پڑھنے پر وعید

عَنْ أَبِی سَلَمَةَ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ .

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن خوش الحانی سے نہ پڑھے"۔(بخاری:۷۵۲۷، ابوداؤد:۱۴۷۱، مسند امام احمد بن حنبل:۱۴۹۳، مصنف ابن ابی شیبہ:۲۹۹۴۲، مصنف عبدالرزاق:۴۱۷۰)

یعنی مسلمان کو چاہیے کہ خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھے۔ خوش الحانی کا مطلب یہ نہیں کہ قرآن راگ اور گانے کے انداز میں پڑھا جائے بلکہ خوش الحانی یہ ہے کہ تجوید و قراءت کی رعایت کرتے ہوئے خوش آوازی سے قرآن پڑھا جائے۔

قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِی یَزِیْدَ مَرَّ بِنَا أَبُوْلُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتّٰی دَخَلَ بَیْتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَیْهِ فَإِذَا رَجُلٌ رِثُّ الْهَیْئَةِ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِی مُلَیْكَةَ یَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَیْتَ إِنْ لَمْ یَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ ؟ قَالَ یُحَسِّنُهُ مَا اسْتَطَاعَ .

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن ابویزید کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سے حضرت ابولبابہ گزرے تو ہم ان کے پیچھے چل پڑے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہوگئے۔ تو ہم بھی گھر میں داخل ہوئے میں نے وہاں ایک نہایت ہی کمزور آدمی کو دیکھا جو یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو خوش الحانی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔(ابوداؤد:۱۴۷۳، شعب الایمان:۲۵۰۶)

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا: اے ابومحمد! آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس کی آواز اچھی نہ ہو۔ تو انہوں نے کہا جہاں تک ہو سکے اچھی آواز میں پڑھنے کی کوشش کرے۔

یعنی قرآن پڑھنے والا ممکنہ حد تک اچھی آواز میں قرآن پڑھنے کی کوشش کرے۔

عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَیْكَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا سَعْدُ بْنُ أَبِی وَقَّاصٍ وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ ؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنِ أَخِیْ بَلَغَنِیْ أَنَّكَ حَسَنُ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوْهُ فَابْكُوْا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا وَتَغَنَّوْا بِهِ فَمَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِهِ فَلَیْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت رافع سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے اور انہیں عبدالرحمٰن بن سائب نے یہ کہا کہ ہمارے پاس حضرت سعد بن وقاص تشریف لائے جب کہ ان کی بینائی رخصت ہو چکی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تم کون ہو؟ میں نے اپنے بارے میں بتایا۔ اس پر آپ نے فرمایا مرحبا! میرے بھتیجے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تم قرآن بہت ہی خوش الحانی سے پڑھتے ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "بے شک یہ قرآن حزن وملال کے ساتھ نازل ہوا ہے جب اسے پڑھو تو رویا کرو۔ اگر رو نہ سکو تو رونے جیسی صورت بنالو۔(۳) اور اسے غنا (خوش الحانی) کے ساتھ پڑھو۔ جو اسے غنا کے ساتھ نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔(سنن ابن ماجہ:۱۳۳۷، کنز العمال:۲۷۹۴، شعب الایمان:۱۹۹۱، مسند ابویعلی:۶۶۲)

یعنی قرآن کی تلاوت کرتے وقت قرآن پڑھنے والے کو چاہیے کہ خشیت الٰہی کے سبب روئے اور اگر رو نہ سکے تو کم از کم رونے جیسی صورت ہی بنالے۔

سنت سے رُوگردانی پر وعید

حَدَّثَنَا حُمَیْدُنِ الطَّوِیْلُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلٰی أَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا ، فَقَالُوْا أَیْنَ نَحْنُ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ؟ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمَا : أَمَّا أَنَا فَإِنِّيْ أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَصُوْمُ الدَّهْرَ أَبَداً وَلَا أُفْطِرُ ، وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ ، لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّي .

ترجمہ: حضرت حمید الطویل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تین آدمی حضور کی ازواج مطہرات کے پاس پہنچے تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں ان سے دریافت کریں۔ جب انہیں حضور کی عبادت کے بارے میں بتایا گیا تو گویا انہوں نے اسے بہت ہی کم سمجھا۔ اور کہا کہاں ہم اور کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ اللہ نے تو ان کے سبب امتیوں کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا۔ میں ہمیشہ شب بیدار رہ کر عبادت کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا۔ میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ (☆) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے۔ قسم خدا کی! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔ لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور کبھی ترک بھی کرتا ہوں میں رات کو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔

(صحیح بخاری:۵۰۶۳، شعب الایمان:۵۲۳۹)

(☆) یعنی ان تینوں نے سمجھا کہ ہمیشہ شب بیدار رہ کر عبادت کرنا، روزہ رکھنا اور غیر شادی شدہ زندگی گزارنا ہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ لیکن حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتا دیا کہ اللہ کے بندوں میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا میں ہوں اس کے باوجود میں رات جاگ کر عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ روزہ بھی رکھتا ہوں اور کبھی روزہ سے نہیں بھی رہتا ہوں۔ نکاح بھی کرتا ہوں۔ اس لیے امتی ہونے کے ناطے مسلمانوں پر لازم ہے

کہ وہ اپنے نبی کے طریقے سے انحراف نہ کریں اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر رہبانیت کی زندگی گزارنے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یعنی جو حضور علیہ السلام کی سنت اور آپ کے طریقے کو چھوڑ کر دوسروں کے طور طریقے اپناتے ہیں حضور ان سے ناراض اور بیزار ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوْا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ .

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے جو میری سنت پر عمل نہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ نکاح کرو اس لیے کہ میں تمہاری کثرت کے سبب دوسری امت پر فخر کروں گا۔ اور جو خوش حال ہو اسے چاہیے کہ نکاح کرے اور جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اس لیے کہ روزہ اس کے لیے بمنزلہ ڈھال کے ہے۔ اور روزہ شہوت کو ختم کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ:۱۹۱۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ شُرْبَ الْخَمْرِ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَنَازِيْرَ وَأَكْلَهَا وَثَمَنَهَا فَصُّوْا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوْا اللُّحٰى وَلَا تَمْشُوْا فِي الْأَسْوَاقِ إِلَّا وَعَلَيْكُمُ الْأُزُرَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ سُنَّةَ غَيْرِنَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام فرما دیا ہے اور تم پر مردار اور اس کی قیمت اور خنزیر کھانا اور اس کی قیمت بھی حرام کر دیا ہے۔ مونچھوں کو پست کرو، داڑھی کو بڑھاؤ اور تم بازار میں اِزار (تہبند) کے بغیر نہ گھوما پھرا کرو۔ اس لیے کہ جو میری سنت کے علاوہ کسی اور کے طریقے پر چلے وہ ہم میں سے نہیں۔ (کنز العمال:۱۳۲۰۹، مجمع الزوائد:۶۴۱۷)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى وَلَا تَمْشُوْا فِي الْأَسْوَاقِ إِلَّا وَعَلَيْكُمُ الْأُزُرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ سُنَّةَ غَيْرِنَا .

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مونچھوں کو پست کرو، داڑھی کو بڑھاؤ اور تم بازاروں میں بغیر ازار (تہبند) کے نہ پھرا کرو اس لیے کہ جو ہمارے غیر کے طریقے کو اپنائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (معجم الاوسط طبرانی: ۱۱۴۸۳)

مسلمانوں کی خیر خواہی نہ کرنے پر وعید

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ وَهَمُّهُ الدُّنْيَا فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَهْتَمَّ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ أَعْطَى الذُّلَّ مِنْ نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَلَيْسَ مِنَّا .

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کی فکر صرف دنیا کی ہو۔ اس کے لیے اللہ کے پاس کوئی چیز نہیں۔ (۱) اور جو مسلمانوں کی خیر خواہی کا ارادہ نہ رکھتا ہو وہ ان میں سے نہیں۔ (۲) اور جو اپنی خواہش نفس سے بغیر کسی کے مجبور کیے ہوئے خود کو ذلت میں ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔ (۳) (معجم الاوسط: ۴۷۸)

(۱) یعنی مسلمانوں کی ذہنیت یہ ہونی چاہیے کہ صبح وشام ہر وقت ان کے قلوب واذہان دوسرے مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے سے لبریز ہوں اور جو صرف دنیا کے لیے فکر مند رہتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ کا سخت مجرم اور ناپسندیدہ بندہ ہے۔

(۲) یعنی جس مسلمان کے دل میں دوسرے مسلمانوں کی خیر خواہی اور بھلائی کا جذبہ نہ ہو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

(۳) یعنی مسلمان کو چاہیے کہ اپنی عزت نفس کا خیال رکھے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَهْتَمُّ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُصْبِحْ وَيُمْسِيْ نَاصِحًا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِإِمَامِهِ وَلِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنَّا .

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمانوں کے معاملات میں خیر خواہی کا جذبہ نہ رکھتا ہو وہ ان میں سے نہیں اور جو صبح وشام اس حال میں نہ کرے کہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے مسلمانوں کے امام اور عام مسلمانوں کو نصیحت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مجمع الزوائد: ۲۹۴)

ظالم حکام کی امداد و اعانت پر وعید

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ أُمَرَاءُ يَكْذِبُوْنَ وَيَظْلِمُوْنَ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ .

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے حکام ہوں گے جو جھوٹ بولیں گے۔ ظلم کریں گے تو جس نے ان کی جھوٹ کی تصدیق کی اور ظلم پر ان کی مدد کی وہ ہم میں سے نہیں اور نہ میں ان میں سے ہوں۔ اور نہ قیامت کے دن وہ میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ (۱) اور جس نے ان کی جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کے مظالم پر ان کی مدد نہ کی وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔ (۲) (مسند احمد: ۲۳۹۶۱)

(۱) یعنی جھوٹ بولنا اور جھوٹے کی تائید کرنا، ظلم کرنا اور ظالم کی مدد اور حمایت کرنا یہ کام اللہ ورسول کو نہایت ہی ناپسند ہیں اس لیے ایسے گناہوں میں مبتلا لوگوں کو قیامت کے دن حوضِ کوثر سے سیراب ہونے نہیں دیا جائے گا۔

(۲) یعنی جھوٹ سے بچنا اور جھوٹے کی حمایت نہ کرنا اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے اسی

طرح دوسروں پر ظلم کرنے سے خود کو روکنا اور کسی ظالم کی مدد نہ کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہی پسند ہے۔اس لیے جھوٹ اور ظلم کی تائید نہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اعزاز فرمائے گا اور حضور ایسے آدمی کو کوثر کا جام پلائیں گے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَعْبَ بْنِ عُجْرَةَ ، أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ ، إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي ، وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ .

ترجمہ:حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:اے کعب بن عجرہ! میں تیرے لیے اللہ سے بیوقوفوں کی حکومت سے پناہ مانگتا ہوں۔عنقریب کچھ حکام ہوں گے۔جو ان کے پاس جائے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے۔ایسے لوگ میرے حوض کوثر پر نہیں آئیں گے اور جو ان کے پاس نہ جائے ان کے ظلم میں مدد نہ کرے اور نہ ان کی جھوٹ کی تصدیق کرے۔تو وہ مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں۔عنقریب وہ میرے حوض کوثر پر حاضر ہوں گے۔(صحیح ابن حبان:۱۷۵۱)

عَنْ كَعْبِ بن عُجْرَةَ، قَالَ قَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبُ بن عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءٍ يَكُونُونَ بَعْدِي، فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ، وَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى جَوْرِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُ، وَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَهَا فَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى جَوْرِهِمْ، فَهُوَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ.

ترجمہ:حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اے کعب بن عجرہ! میں تیرے لیے اللہ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے حکام اور اُمرا سے جو میرے بعد ہوں گے۔جو ان کے دروازے پر جائے اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی امداد و اعانت کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں ان میں سے ہوں۔اور جو ان کے دروازے میں جائے یا نہ جائے ان کی جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔عنقریب وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا۔(معجم کبیر طبرانی:۱۵۵۶۱)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَاذَكَ اللّٰهُ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ بَعْدِي قَالَ وَمَا هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى جَوْرِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ حَوْضِي اِعْلَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الصِّيَامَ جُنَّةٌ وَالصَّلَاةُ بُرْهَانٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَبَى عَلَى أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ، اَلنَّارُ أَوْلَى بِهِ .

ترجمہ:حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اللہ تمہیں ایسے حکام اور اُمرا سے بچائے جو میرے بعد ہوں گے۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے ہوں گے؟فرمایا:جو ان کے پاس جائے اور ان کی جھوٹ کو سچ کہے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آئے گا۔جان لو! اے عبدالرحمٰن! بے شک روزہ ڈھال ہے۔نماز برہان (دلیل) ہے۔اے عبدالرحمٰن اللہ نے اس آدمی کو جنت میں داخل کرنے سے انکار فرمادیا ہے جو حرام کمائی سے پلا بڑھا ہو۔جہنم ہی اس کے لیے مناسب ٹھکانہ ہے۔(معجم الاوسط طبرانی:۴۱۸۳)

یہود و نصاریٰ سے مشابہت کرنے پر وعید

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَإِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو غیروں کی مشابہت اختیار کرے۔(۱) تم یہود ونصاریٰ کی مشابہت سے بچو اس لیے کہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ (عیسائیوں) کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے ہے۔(۲)(ترمذی: ۲۹۱۱، کنز العمال: ۴۵۳۳۳)

(۱) مسلمان کی دینی ومذہبی ذمہ داری تو یہ ہے کہ وہ اسلام وایمان کی دولت دوسروں تک پہنچائے خود حضور کی سنت وشریعت پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔لیکن اگر کوئی اپنے فرائض منصبی کو بھول کر دوسرے مذاہب کی تہذیب وطریقے کو اپنالے تو یہ کم نصیبی کی بات ہے اسی لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے لوگوں سے براءت ظاہر فرمائی ہے۔

(۲) سلام کے آداب میں سے یہ ہے کہ سلام کرنے والا اتنی بلند آواز میں سلام کرے کہ جسے وہ سلام کر رہا ہے وہ سن لے۔انگلی کے اشارے سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔ اور ہتھیلی کے اشارے سے سلام کرنا عیسائیوں کا طریقہ ہے۔اسی طرح سر کے اشارے سے سلام کرنا یہ بھی غیر اسلامی طریقہ ہے اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس طرح کی عادتوں سے بچیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ، أُظُنُّهُ مَرْفُوْعًا قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَإِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَإِنَّ تَسْلِيْمَ النَّصَارٰى بِالْأَكُفِّ ، وَلَا تَقُصُّوْا النَّوَاصِيَ ، وَأَحْفُوْا الشَّوَارِبَ ، وَأَعْفُوْا اللُّحٰى ، وَلَا تَمْشُوْا فِي الْمَسَاجِدِ وَالْأَسْوَاقِ وَعَلَيْكُمُ الْقُمُصُ إِلَّا وَتَحْتَهَا الْأُزُرُ.

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے۔وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو دوسروں سے مشابہت اختیار کرے۔تم یہود و

نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔یہود کے سلام کا طریقہ انگلیوں کے اشارے سے اور نصاریٰ (عیسائیوں) کا سلام ہتھیلی کے اشارے سے ہے اور تم پیشانی کے بال نہ چھوٹا کرو، مونچھوں کو پست کرو۔داڑھیوں کو بڑھاؤ۔(۱) مسجد اور بازاروں میں صرف قمیص میں نہ جایا کرو بلکہ اس کے نیچے ازار (تہبند) بھی ہو۔(معجم الاوسط طبرانی: ۷۵۹۳)

(۱) سنت یہ ہے کہ مونچھیں پست کی جائیں۔داڑھی ایک مشت تک رکھنا واجب ہے۔دین سے دُوری کا نتیجہ ہے کہ مسلمان مونچھیں بڑی کر رہے ہیں جب کہ داڑھیاں صاف کی جارہی ہیں۔العیاذ باللہ منہ

عورت اور مرد کا ایک دوسرے سے مشابہت کرنے پر وعید

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَمَنْزِلُهُ فِي الْحِلِّ وَمَسْجِدُهُ فِي الْحَرَمِ، قَالَ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ رَأَى أُمَّ سَعِيْدٍ ابْنَةَ أَبِيْ جَهْلٍ مُتَقَلِّدَةً قَوْساً، وَهِيَ تَمْشِيْ مَشْيَةَ الرِّجَالِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ هٰذِهِ أُمُّ سَعِيْدٍ بِنْتِ أَبِيْ جَهْلٍ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ":

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ.

ترجمہ: قبیلۂ ہذیل کے ایک آدمی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو دیکھا جن کا گھر اور مسجد، حرم مکہ میں ہے۔راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس تھا کہ انہوں نے ام سعید بنت ابوجہل کو دیکھا جو کمان کاندھے پر رکھے ہوئے تھی اور مردوں کی چال چل رہی تھی۔حضرت عبداللہ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ قبیلۂ ہذیل کے اس شخص نے جواب دیا کہ یہ ابوجہل کی بیٹی اُم سعید ہے۔اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "وہ ہم میں سے نہیں جو عورت ہو کر مردوں سے مشابہت کرے اور نہ وہ ہم میں سے ہے جو مرد ہو کر عورتوں سے مشابہت اختیار کرے"۔(مسند احمد: ۷۰۵۴)

یعنی عورتوں کے لیے ناجائز ہے کہ وہ مردوں سے مشابہت اختیار کریں یہ مشابہت کئی طرح سے ہوسکتی ہے۔مثلاً چلنے پھرنے، پہننے اوڑھنے، رہنے سہنے اور گفتگو کے معاملے میں۔اسی طرح مردوں پر بھی ناجائز ہے کہ رہنے سہنے، پہننے اوڑھنے، چلنے پھرنے اور دیگر معاملات میں عورتوں سے مشابہت اختیار کریں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثِی الرِّجَالِ اَلَّذِیْنَ یَتَشَبَّهُوْنَ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ اَلْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ، وَرَاکِبِ الْفَلَاةِ وَحْدَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو مخنث (ہجڑا) بنتے ہیں تاکہ عورتوں سے مشابہت اختیار کریں۔اور مرد بننے والی عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں۔(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد:۱۳۱۹۹)

مسلمانوں کو دھوکہ دینے پر وعید

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ یَبِیْعُ طَعَاماً، فَقَالَ کَیْفَ تَبِیْعُ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَأَوْحَى إِلَیْهِ أَنْ أَدْخِلْ یَدَکَ فِیْهِ، فَأَدْخَلَ فَإِذَا هُوَ مَبْلُوْلٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیسے بیچتے ہو؟اس نے بتایا کہ وہ کیسے بیچ رہا ہے (یعنی قیمت بتائی) اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی فرمائی کہ آپ اس میں ہاتھ ڈال کر دیکھیں آپ نے دیکھا کہ غلہ اندر سے بھیگا ہوا ہے اس پر آپ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دے۔(شعب الایمان بیہقی:۵۰۷۳)

یعنی سامان تجارت مثلاً اناج، کپڑا یا دیگر چیزوں میں کوئی خرابی ہو تو بیچنے والے پر ضروری ہے کہ خریدار پر اس کی خرابی کو ظاہر کردے۔اور کسی چیز کا وزن بڑھانے کے لیے اسے پانی سے تر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَقَدْ حَسَّنَهُ صَاحِبُهُ فَأَدْخَلَ یَدَهُ فِیْهِ فَإِذَا طَعَامٌ رَدِیٌّ فَقَالَ بِعْ هٰذَا عَلَى حِدَةٍ وَهٰذَا عَلَى حِدَةٍ فَمَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ایسے ڈھیر کے پاس سے گذرے کہ بیچنے والا اسے اچھا بتا رہا تھا۔حضور نے غلہ کے ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈالا۔آپ نے دیکھا کہ اندر خراب قسم کا غلہ ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے کو الگ اور خراب کو الگ کر کے بیچو۔اس لیے کہ جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔(مجمع الزوائد:۶۳۲۸)

یعنی بیچنے والے کے پاس اگر اچھی چیز ہو اور گھٹیا اور ردی چیز بھی ہو تو دکان دار کو چاہیے کہ اچھی چیز کو گھٹیا اور ردی چیزوں سے الگ کر کے بیچنا کہ خریداروں کو دھوکہ نہ ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا وَالْمَکْرُ وَالْخِدَاعُ فِی النَّارِ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں اور مکر وفریب جہنم سے ہے۔(معجم کبیر طبرانی:۶۰۰۸، مجمع الزوائد:۶۳۴۱)

یعنی مکر اور فریب اللہ ورسول کو نہایت ہی ناپسند ہے۔اس لیے مسلمانوں کو لین دین اور دیگر معاملات میں ان بری عادتوں سے بچنا چاہیے ورنہ انجام کار جہنم میں جانا پڑے گا۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ أَبِیْ غَرْزَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ یَبِیْعُ طَعَاماً فَقَالَ یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ أَسْفَلُ هٰذَا مِثْلُ أَعْلَاهُ؟ فَقَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْهُمْ.

ترجمہ: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا۔آپ نے اس غلہ بیچنے والے سے دریافت فرمایا اے غلہ بیچنے والے! کیا اس غلہ کا نچلا حصہ

ویسا ہی ہے جیسا اوپر کا غلہ ہے۔غلہ بیچنے والے نے عرض کیا۔جی ہاں نیچے کا غلہ اوپر ہی کی طرح ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمانوں کو دھوکہ دے وہ مسلمانوں میں سے نہیں۔(معجم کبیر طبرانی، مجمع الزوائد:۶۳۴۴)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السُّوْقِ فَـــرَأَى طَعَاماً مُصْبراً (مجموعاً كالكومة) فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ فَأَصَابَ طَعَاماً رَطْباً قَدْ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ مَا حَمَلَكَ عَلَى هٰذَا؟ قَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِ إِنَّهُ لَطَعَامٌ وَّاحِدٌ قَالَ " أَفَلَا عَزَلْتَ الرَّطْبَ عَلَى حِدَةٍ وَالْيَابِسَ عَلَى حِدَةٍ فَيَبْتَاعُوْنَ مَا يَعْرِفُوْنَ؟ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار کی طرف نکلے آپ نے غلہ کا ایک ڈھیر دیکھا۔اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو آپ نے دیکھا کہ غلہ بارش کی وجہ سے بھیگا ہوا ہے۔اس پر آپ نے غلہ بیچنے والے سے فرمایا: تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا؟ غلہ بیچنے والے نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ ایک ہی قسم کا غلہ ہے۔آپ نے فرمایا: تو نے بھیگے ہوئے غلہ کو الگ اور سوکھے ہوئے کو الگ الگ کیوں نہیں کر دیا کہ لوگ دیکھ کر خریدیں جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔(معجم اوسط طبرانی، مجمع الزوائد:۶۳۴۹)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا ، وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں فریب اور دھوکہ جہنم سے ہے۔(صحیح ابن حبان:۵۶۵۰)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِلَى السُّوْقِ فَرَأَى حِنْطَةً مُصْبَرَةً فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَوَجَدَ بَلَلاً فَقَالَ أَلا مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا .

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار تشریف لے گئے تو آپ نے گیہوں کا ایک ڈھیر دیکھا اس میں اپنا دست مبارک داخل فرمایا تو دیکھا کہ تر (بھیگا) ہے۔اس پر آپ نے فرمایا: اچھی طرح سمجھ لو جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔(مستدرک:۲۱۵۴)

بڑوں کا ادب و احترام اور چھوٹوں پر رحم نہ کرنے پر وعید

حَدَّثَنَا زَرِبِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ شَيْخٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَتِهِ فَأَبْطَئُوْا عَنِ الشَّيْخِ أَنْ يُوَسِّعُوْا لَهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا ، وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا .

ترجمہ: حضرت زربی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بوڑھا آدمی حضور کی بارگاہ میں اپنی کسی ضرورت کو لے کر حاضر ہوا۔صحابہ نے اس بوڑھے آدمی کے لیے جگہ کشادہ کرنے میں تاخیر کر دی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم و تکریم نہ کرے۔(ترمذی:۲۰۴۳۔مسند ابو یعلی موصلی:۴۱۳۲)

یعنی محفل میں بزرگ شخص کے آنے پر لوگوں کو چاہیے کہ اس کے لیے جگہ کشادہ کر دیں۔ ایسا نہ کرنے والے سے حضور نے ناراضگی اور بیزاری ظاہر فرمائی ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ لَّمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ .

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ میری امت سے نہیں جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کے حق کو نہ پہچانے۔(مسند احمد:۲۲۷۲۵۔مجمع الزوائد:۵۳۲۔کنز العمال:۵۹۸۰)

یعنی علما دین کے محافظ اور پاسبان ہیں۔ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب بھی ہیں۔ اس لیے مسلمانوں پر لازم ہے کہ علما کی قدر کریں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا، وَيَعْرِفْ لَنَا حَقَّنَا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے، بڑوں کی عزت نہ کرے اور ہمارے حق کو نہ پہچانے''۔ (معجم کبیر طبرانی: ۱۲۱۱۰)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ أُتِيَ بِقَدَحٍ فِيهِ شَرَابٌ، فَنَاوَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا عُبَيْدَةَ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: أَنْتَ أَوْلَى بِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ: "خُذْ"، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْقَدَحَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ خُذْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اشْرَبْ، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِي أَكَابِرِنَا، فَمَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُجِلَّ كَبِيرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابوأمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ موجود تھے۔ اتنے میں حضور کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں پینے کی کوئی چیز تھی۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیش کیا۔ حضرت ابوعبیدہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی! آپ کو زیادہ حق بنتا ہے کہ آپ اسے نوش فرمائیں۔ حضور نے انہیں پیالہ لینے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوعبیدہ نے پیالہ پکڑ لیا۔ پیالے سے پینے سے پہلے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے لے لیں۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پئیں اس لیے کہ برکت ہمارے بڑوں کے ساتھ ہے (۱)۔ جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (معجم کبیر طبرانی: ۷۸۱۸)

(۱) یعنی محفل میں کھانے پینے کی کوئی چیز آئے تو پہلے بڑوں کو پیش کرنا چاہیے۔

عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَلَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتَّى يُحِبَّ لِلْمُؤْمِنِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کے حق کو نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں اور مومن اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مسلمانوں کے لیے اسی چیز کو پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو۔ (شعب الایمان بیہقی: ۱۰۵۴۷)

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُؤَاخِيَ فِينَا وَيَزُورُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہم سے بھائی چارہ نہ کرے اور ملاقات وزیارت کے لیے نہ آئے۔ (معجم اوسط طبرانی: ۴۹۶۸)

یعنی مسلمانوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے سے کلمہ اور مذہب کی بنیاد پر بھائی چارہ قائم کریں۔ وقتاً فوقتاً آپس میں ملاقات کرتے رہیں۔ اس سے آپس میں محبت بڑھے گی اور رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہوگا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ صَغِيرِنَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں کے حق کو نہ پہچانے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی تعظیم سے یہ بھی ہے کہ سفید بال والے مسلمان کا اکرام کیا جائے۔ (شعب الایمان بیہقی: ۱۰۵۴۸)

یعنی بوڑھے آدمی کی تعظیم بجالانا اللہ کی تعظیم بجالانا ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے پر وعید

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

ترجمہ: حضرت عکرمہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور بھلائی کا حکم نہ دے اور نہ ہی کسی کو برائی سے روکے"۔ (ترمذی:۱۹۴۶، مسند احمد:۲۲۷۱)

حضور کی سچی غلامی کا تقاضا ہے کہ مسلمان جہاں چھوٹے بچوں کے ساتھ رحم دلی اور شفقت کا معاملہ کریں وہیں اپنے بڑوں کی تعظیم وتکریم بجالائیں ساتھ ہی لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا بھی حضور کے سچے عاشق اور غلاموں کی ذمہ داری ہے۔ان چیزوں سے غفلت برتنا گویا حضور کی ناراضگی مول لینا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو بڑے کی عزت نہ کرے، چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور نہ ہی اچھائی کا حکم دے اور نہ برائی سے روکے۔(مسند احمد بن حنبل:۲۳۲۹۔صحیح ابن حبان:۲۱۱۔۴۵۸)

غم کے وقت چہرہ نوچنے اور کپڑا پھاڑنے پر وعید

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو (غم کی وجہ سے) اپنے رخسار پر

تھپڑ مارے، گریبان پھاڑے اور زمانہ ء جاہلیت کی طرح آواز بلند کرے۔
(بخاری:۱۲۹۴۔سنن نسائی:۱۸۷۱۔سنن ابن ماجہ:۱۶۵۱)

یعنی غم اور مصیبت کے وقت رخسار پیٹنا، کپڑے پھاڑنا، مرنے والے کی خوبیاں بیان کرکر کے بلند آواز میں رونا یہ سب ناجائز اور ناپسندیدہ کام ہیں زمانہ جاہلیت میں یہ باتیں عام تھیں۔لیکن مذہب اسلام نے ان باتوں پر روک لگادی کہ مصیبت کے وقت آہ وواویلا مچانے کی بجائے صبر وشکر سے کام لیا جائے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْوُجُوهَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .

ترجمہ: حضرت ابراہیم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت مسروق سے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو غم کے وقت اپنے چہرے پر مارے گریبان چاک کرے اور زمانہء جاہلیت کی طرح آواز بلند کرے۔
(مسند بزار:۱۹۳۴)

حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ وَجَعَ أَبُو مُوسَى وَجَعَلَ يُغْمَى عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَصَاحَتْ امْرَأَةٌ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِءَ مِنَ الْحَالِقَةِ وَالسَّالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ .

ترجمہ: حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ بیمار ہوئے اور ان پر غشی طاری ہوئی اس وقت ان کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا۔(شدت غم کے سبب) وہ چیخ پڑیں۔اس وقت حضرت ابوموسیٰ انہیں اس فعل سے نہ روک سکے لیکن جب افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں ہر اس چیز سے بری ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براءت کا اظہار کیا ہے۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت اور غم کے سبب سر مونڈنے والی عورت سے۔زور زور سے رونے پیٹنے والی۔اور کپڑے پھاڑنے والی عورت سے براءت

ظاہر فرمائی ہے۔ (صحیح ابن حبان۔حدیث نمبر:۴۴۲۳)

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ لَمَّا مَرِضَ أَبُوْ مُوْسٰى بَكَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَقَالَ لَهَا أَمَا سَمِعْتَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بَلٰى فَلَمَّا مَاتَ قَالَ يَزِيْدُ لَقِيْتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ لَهَا مَا قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى لَكِ أَمَا سَمِعْتِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَمَنْ خَرَقَ.

ترجمہ: حضرت یزید بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو ان کی بیوی رو پڑیں۔اس پر حضرت ابوموسیٰ نے اپنی اہلیہ سے کہا کیا تم نے وہ نہیں سنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے؟ بیوی نے کہا۔ہاں میں نے سنا ہے۔پھر جب حضرت ابوموسیٰ کا انتقال ہوگیا تو یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ کی بیوی سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ وہ کون سی بات ہے جس کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ نے آپ سے کہا تھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔اس پر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں جو مصیبت کے وقت زور زور سے روئے ،سر مونڈ وائے اور کپڑے پھاڑے۔(مسند اسحاق ابن راہویہ:۲۳۱۸)

غم یا مصیبت کے وقت سر کے بال مونڈ وانا جائز اور گناہ کا کام ہے بلکہ یہ ہندوؤں کی رسم ہے۔

عصبیت پر وعید

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا

يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہماری اطاعت وفرماں برداری سے نکل گیا اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کرلی تو وہ جاہلیت کی موت مرا(۱)۔ اور جو عصبیت کے سبب غصہ کرے یا عصبیت کی طرف دعوت دے یا عصبیت کی خاطر مدد کرے۔یا قتل کیا جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا(۲)۔اور جو میری امت پر خروج کرے بلاتفریق نیک وبد،مومن اور معاہد سب کو مارتا ہو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں۔(صحیح مسلم:۴۸۹۲،سنن نسائی:۴۱۳۱)

(۱) یعنی مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ کام ہے۔

(۲) یعنی سچ اور جھوٹ، جائز وناجائز کی تمیز کے بغیر اللہ ورسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے بجائے محض علاقائیت کی بنیاد پر یا لسانی یا مشربی یا کسی اور وجہ سے کسی پر غصہ ہونا یا عصبیت پر لوگوں کو ابھارنا یا غلطی کے باوجود محض عصبیت کے سبب کسی کی مدد کرنا ،جھگڑا کرنا اور قتل ہوجانا ایسے تمام لوگوں سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض اور بے زار ہیں۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ.

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو لوگوں کو عصبیت کی دعوت دے۔نہ وہ ہم میں سے ہے جو عصبیت کے سبب جنگ کرے۔اور نہ وہ ہم میں سے ہے جو عصبیت پر مرے۔(ابوداؤد:۵۱۲۳۔۵۱۲۱۔کنز العمال:۷۶۵۷)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ فَهِيَ مِيْتَةُ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي بِظُلْمٍ بَرِّهَا وَفَاجِرِهَا لَا يَحْتَشِمُ أَوْ قَالَ

لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبِيَّةِ وَيَنْصُرُ لِلْعَصَبِيَّةِ وَيَدْعُوْ لِلْعَصَبِيَّةِ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ أَوْ قَالَ مِيْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ شَكَّ أَبُوْ مُحَمَّدٌ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہماری اطاعت وفرماں برداری سے نکل گیا اور مسلمانوں کی جماعت سے علحدگی اختیار کرلی اور اسی حال میں مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو میری امت پر خروج کرے نیک اور بد سب پر ظلم کرے۔ مومن اور معاہد کسی کی پروانہ کرے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جو عصبیت کے جھنڈے کے نیچے جنگ کرے۔ عصبیت کے سبب غصہ کرے۔ عصبیت کی دعوت دے۔ تو وہ جاہلیت پر قتل کیا گیا یا جاہلیت کی موت مرا۔ (شعب الایمان بیہقی: ۷۲۳۷)

عورت کو شوہر کے خلاف بھڑکانے پر وعید

عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهٖ.

ترجمہ: حضرت معمر سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک ایسے آدمی نے خبر دی جس نے حضرت عکرمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے اور نہ وہ ہم میں سے ہے جو کسی کے غلام کو اس کے مالک کے خلاف کرے۔ (مصنف عبدالرزاق: ۲۰۹۹۴)

یعنی بیوی کو شوہر کے خلاف یا شوہر کو بیوی کے خلاف ورغلانا۔ یا غلام کو مالک کے خلاف بھڑکانا سخت ناجائز اور گناہ کا کام ہے۔ جو اس طرح کی مذموم حرکت کرتا ہے اسے اس حدیث سے عبرت حاصل لینی چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَبَّبَ خَادِمًا عَلَى أَهْلِهَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ أَفْسَدَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خادم یا غلام کو اس کے اہل خانہ کے خلاف کرے وہ ہم میں سے نہیں اور جو عورت کو اس کے شوہر کے خلاف ورغلائے وہ بھی ہم میں سے نہیں۔ (مسند اسحاق ابن راہویہ: ۱۳۴، شعب الایمان بیہقی: ۵۱۹۶)

ڈاکہ ڈالنے پر وعید

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ وَقَالَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا. (۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاکہ ڈالنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو ڈاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۲۳۲۲)

یعنی ڈاکہ ڈالنا سخت ناجائز وحرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ حضور ایسے بد بخت لوگوں سے سخت ناراض وبیزار ہیں جو ڈاکہ ڈالنے، لوٹ پاٹ مچانے اور رہزنی کے کام کرتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ڈاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل: ۱۵۲۸۹)

عَنْ قَابُوْسِ بْنِ أَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنِ انْتَهَبَ أَوْ سَلَبَ أَوْ أَشَارَ بِالسَّلْبِ.

ترجمہ: حضرت قابوس بن ظبیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ہم میں سے نہیں جو ڈاکہ ڈالے یا کسی کا سامان چھین لے یا کسی کے ساز وسامان چھیننے کے لیے کسی کو اشارہ کرے۔ (مستدرک حاکم: ۲۶۰۵)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَيْسَ مِنَّا مَنْ يَنْتَهِبُ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَالشِّغَارُ أَنْ تَنْكِحَ الْمَرْأَتَانِ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرٰى بِغَيْرِ صُدَاقٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو ڈاکہ ڈالے اور اسلام میں شغار نہیں ہے۔(مسند الفردوس دیلمی:۵۲۶۹)

دنیاداری پر وعید

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَسْتُ مِنَ الدُّنْيَا وَلَيْسَتْ مِنِّيْ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دنیا سے نہیں اور نہ دنیا مجھ سے ہے۔
(مسند الفردوس۔حدیث نمبر:۵۲۸۲)

غور کریں جب اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیاداری سے بے زاری ظاہر فرمادی ہے تو مسلمانوں کو کہاں زیب دیتا ہے کہ بلاوجہ دنیاوی معاملات میں پڑیں اور اسی کو اپنی زندگی اور موت کا مقصد بنائیں۔

غیر ضروری کھیل کود پر وعید

عَنْ جَابِرٍ لَسْتُ مِنْ دَدٍ وَلَا دَدٌ مِنِّي .

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کھیل کود سے نہیں اور نہ کھیل کود مجھ سے ہے۔
(مسند الفردوس:۵۲۸۳)

یعنی لایعنی کھیل کود کو مذہب میں کوئی جگہ حاصل نہیں ہے اور نہ باطل چیزوں کے لیے دین میں کوئی گنجائش ہے اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ غیر ضروری کھیل کود سے مکمل پرہیز کریں۔ہاں وہ کھیل کود جن سے جسمانی اور ذہنی چستی پھرتی بنی رہے ایسے کھیل کی اسلام میں اجازت ہے مثلاً گھوڑ سواری، تیراندازی، تیراکی وغیرہ جن کھیلوں میں کھلاڑی ستر کھولے رہتے ہیں انہیں دیکھنا گناہ ہے۔یہ حکم مردوں کے کھیل دیکھنے کا ہے اور جن کھیلوں میں عورتیں یا لڑکیاں کم لباس میں رہتی ہیں انہیں کھیلنا اور دیکھنا دونوں ہی ناجائز اور حرام ہے۔

مثلاً عورتوں کی تیراکی، بیڈمنٹن، ہاکی وغیرہ۔

نسب بدلنے پر وعید

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو کوئی خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ جس کی طرف وہ خود کو منسوب کر رہا ہے وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس نے کفر کیا۔(۱)اور جو کسی ایسی چیز کا دعوی کرے جو اس کی نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لیا۔(۲) اور جو کسی کو کفر کی طرف بلائے یا کہے۔اے اللہ کے دشمن! حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو یہ بات کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔(۳)(صحیح مسلم:۲۲۶)

(۱)یعنی کسی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جان بوجھ کر خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے۔حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو کفر سے تشبیہ دی ہے۔یہ حدیث اور اس کی وعیدیں ان لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ہیں۔جو شیخ، خان، ملا برادری سے تعلق رکھنے کے باوجود سید بنے پھرتے ہیں، انہیں اس حدیث رسول سے بطور خاص عبرت ونصیحت حاصل کرنی چاہیے۔

(۲)یعنی جو کوئی کسی کی دکان، مکان اور جائداد پر ناحق دعوی کرے وہ جہنم میں داخل کیا جائے گا۔جب محض غیر کی چیزوں پر ناحق دعوی کرنے کی بنیاد پر جہنم میں داخلہ دیا جانے والا ہے تو آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ باقاعدہ کسی کی زمین، دکان، مکان اور جائداد پر قبضہ کرنے والے کا انجام کیا ہے!۔

(۳)یعنی کسی مسلمان کو کافر یا اللہ کا دشمن نہیں کہنا چاہیے اگر فی الواقع وہ ویسا نہیں ہے تو اس طرح کا جملہ خود کہنے والا پر لوٹ آئے گا۔

ناحق کسی کی چیز پر دعوی کرنے پر وعید

عَنْ أَبِیْ ذَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَهُ فَلَیْسَ مِنَّا وَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی ایسی چیز کا دعوی کرے جو اس کی نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (ابن ماجہ: ۲۳۱۹، ۲۴۰۸)

اس حدیث سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو اپنی دولت وجائداد میں اِضافہ کرنے کے لیے ناحق دوسروں کی چیزوں پر قبضہ کرلیتے ہیں۔ پھر غور کرنے کی بات یہ ہے کہ حضور نے حدیث شریف میں ان لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جو دوسروں کی چیزوں پر ناحق دعوی کریں کہ یہ میرا ہے۔ صرف دعوی کرنے پر وعید ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے تو جو ناحق کسی کی چیز پر قبضہ کرلے اسے خود اندازہ لگالینا چاہیے کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہوسکتا ہے!۔

بدفالی، کہانت اور جادوٹونا پر وعید

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَطَیَّرَ، أَوْ تُطُیِّرَ لَهُ أَوْ تَکَهَّنَ، أَوْ تُکُهِّنَ لَهُ أَوْ سَحَرَ، أَوْ سُحِرَ لَهُ وَمَنْ عَقَدَ عُقْدَةً أَوْ قَالَ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً، وَمَنْ أَتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو بدفالی لے یا جس کے لیے بدفالی لی جائے۔ اور نہ وہ ہم میں سے ہے جو کہانت کرے یا جس کے لیے کہانت کی جائے۔ اور نہ وہ ہم میں سے ہے جو جادو کرے یا جس کے لیے جادو کیا جائے۔ اور جو کاہن کے پاس جائے اور اس کی باتوں کو سچا سمجھے تو گویا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس سے کفر کردیا۔ (مسند بزار: ۳۵۷۸)

یعنی بدفالی، کہانت، جادوٹونا اور کاہنوں کے پاس جانا یہ سب سخت ناجائز کام ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہیے۔

بدفالی: یہ ہے کہ راستہ میں آتے جاتے ہوئے کالی بلی نے راستہ کاٹ دیا تو یہ سمجھنا کہ اب آگے کوئی مصیبت ہے۔ اس لیے آگے نہ جانا یا صبح سویرے کسی ناپسندیدہ آدمی پر نظر پڑنے کی وجہ سے یہ گمان کرنا کہ آج کا دن صحیح نہیں رہے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

کہانت: زائچہ اور ہتھیلی دیکھ کر مستقبل کے حالات بتانا جیسا کہ جوتشی اور کاہن کرتے ہیں۔ خود کہانت کرنا یا کسی کاہن کے پاس جانا اور مستقبل کے بارے میں اس سے پوچھنا یہ دونوں ہی ناجائز اور حرام ہے۔

اسی طرح کسی کی خوشحالی، اچھی صحت، شہرت، عزت وغیرہ دیکھ کر اس کے خلاف جادوئی کاروائی کرنا یہ بھی ناجائز وحرام ہے۔

کاہن کی باتوں کو سچا سمجھنا اور اس کی باتوں پر بھروسہ کرنا یہ ایمان واسلام کے منافی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو مذکورہ بالا تمام باتوں سے بچنا چاہیے۔

عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَسَحَّرَ أَوْ تُسُحِّرَ لَهُ، أَوْ تَکَهَّنَ أَوْ تُکُهِّنَ لَهُ أَوْ تَطَیَّرَ أَوْ تُطُیِّرَ لَهُ.

ترجمہ: حضرت عکرمہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ ہم میں سے نہیں جو جادو کرے یا جس کے لیے جادو کیا جائے۔ یا کہانت کرے یا جس کے لیے کہانت کی جائے۔ یا بدفالی لے یا جس کے لیے بدفالی لی جائے"۔ (معجم اوسط طبرانی: ۴۴۱۳)

مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے کی ممانعت

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت نافع سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھائے

وہ ہم میں سے نہیں (صحیح بخاری:۶۸۷۴۔مصنف عبدالرزاق:۱۸۶۸۰۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۸۹۲۷۔مسند طیالسی:۱۸۲۸صحیح ابن حبان:۴۶۷۳)

حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَيْنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو ہم پر تلوار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔(صحیح مسلم:۱۲۹۲معجم الکبیر للطبرانی:۶۱۲۶،مصنف ابن ابی شیبہ:۲۸۹۳۰مسند طیالسی:۱۰۲۶)

یعنی مسلمان کو چاہئے کہ کسی دوسرے مسلمان کے خلاف تیر وتلوار، رائفل وبندوق اور دوسرے آلات حرب وضرب نہ اٹھائے نہ ان چیزوں سے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرے۔ مبادا تھوڑی سی چونک ہوجانے کی صورت میں کسی کی جان جاسکتی ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَا رَاصِدٌ بِطَرِيْقٍ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے جو رہزنی کرے۔(مصنف عبدالرزاق:۱۸۶۸۲)

یعنی جیب کترنا اور رہزنی کے کام کرنا یہ سخت ناجائز اور گناہ کے کام ہیں مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہیے۔

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لانے پر وعید

عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ فَقَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ.

ترجمہ: حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطاب فرمایا اور کہا کہ وہ ہم میں سے نہیں جو اچھی اور بری تقدیر پر

ایمان نہ لائے۔(کنزالعمال:۱۵۵۴)

یعنی اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔تقدیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے سے پہلے ہی یہ تحریر فرمادیا تھا کہ بندہ کیا کرنے والا ہے۔یہ غلط فہمی نہ ہو کہ بندہ مجبور محض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو لکھ دیا ہے وہی بندہ کر رہا ہے یا کرنا ہوگا۔بات ایسی نہیں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم اور قدرت سے ہزاروں سال پہلے ہی یہ جان لیا تھا کہ بندہ کیا کرنے والا ہے چنانچہ وہ تحریر کردیا۔

علم سے کنارہ کشی پر وعید

عَنْ ابْنِ عُمَرَ لَيْسَ مِنِّيْ إِلَّا عَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے نہیں ہیں مگر عالم اور طالب علم۔(مسند الفردوس:۱۵۲۷۹)

یعنی علم اسلام کی زندگی اور دین کا ستون ہے۔اس لیے کہ علم کے ذریعہ دین ومذہب ،عقائد واعمال،حلال وحرام، اچھے ،برے کاموں کی تمیز ممکن ہے۔مسلمانوں کو کسی بھی حال میں علم سے کورا نہیں رہنا چاہیے۔خود حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔جب نبی کی شان یہ ہے کہ وہ معلم بنا کر بھیجے گئے تو امت کو ہرگز یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جہالت میں ڈوب کر زندگی گزارے۔اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم اور طالب علم کے علاوہ بقیہ تمام لوگوں سے براءت ظاہر فرمائی ہے۔

وتر نہ پڑھنے پر وعید

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت معمر بن حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ وتر (یعنی بے جوڑ) ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔(مصنف عبدالرزاق:۴۵۷۹)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ

يُوتَرْ فَلَيْسَ مِنَّا .

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ:۶۸۶۱)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتَرْ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق ہے۔جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔(مصنف ابن ابی شیبہ:۶۸۶۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتَرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتَرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتَرْ فَلَيْسَ مِنَّا .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔(سنن ابوداود:۱۴۲۱)

عشاء کی ۱۷ رکعتوں میں تین رکعت وتر کی ہے جو ہر مسلمان عاقل و بالغ ،مرد وعورت پر واجب ہے۔اس کی بڑی تاکید آئی ہے جیسا کہ مذکورہ حدیثوں سے ظاہر ہے۔

جنازہ کے آگے چلنے پر وعید

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَقَدَّمَهَا .

ترجمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: جنازہ کی اتباع کی جاتی ہے نہ کہ جنازہ (تابع) پیچھے رہے۔وہ ہم میں سے نہیں جو جنازہ کے آگے چلے۔(مسند امام احمد بن حنبل:۳۹۳۹)

جنازے کے ساتھ چلنے کے آداب یہ ہیں کہ آدمی جنازے کے پیچھے چلے۔جنازے کے آگے آگے چلنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ناپسند ہے اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازے کے آگے چلنے والے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔

سانپ کو قتل نہ کرنے پر وعید

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلَبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سانپ کو اس ڈر سے چھوڑ دے کہ وہ کاٹ لے گا تو وہ ہم میں سے نہیں۔(۱) جب سے ہم نے ان سے لڑائی کی ہے کبھی ان سے مصالحت نہیں کی۔(۲)(سنن ابوداؤد:۵۲۵۲)

(۱) یعنی یہ ماننا کہ اگر میں سانپ کو مارتا ہوں تو اس کا زہر اگر یہ زہر ہے تو اس کی مادہ مجھ سے بدلہ لے گی یہ توہم پرستانہ نظریہ ہے۔اس سے بچنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

(۲) یعنی سانپ اور انسان میں کبھی دوستی نہیں ہوئی شروع ہی سے دشمنی رہی ہے۔جب بھی سانپ کو موقع ملتا ہے وہ آدمی کو کاٹنے سے نہیں چوکتا لہذا آدمی کو بھی چاہیے کہ جب موقع ملے سانپ کو مار دے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کو قتل کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا جو ان کے بدلہ لینے کا خوف کرے وہ ہم میں سے نہیں۔(سنن نسائی:۳۲۰۶)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَلَهُ سَبْعُ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَتَلَ وَزَغاً فَلَهُ حَسَنَةٌ وَمَنْ تَرَكَ حَيَّةً

مَخَافَةَ عَاقِبَتِهَا فَلَيْسَ مِنَّا .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے سانپ کو قتل کیا اس کے لیے سات نیکیاں ہیں اور جس نے گرگٹ کو قتل کیا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور جو سانپ کو بدلہ لینے کے ڈر سے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں۔(مسند احمد:۴۰۶۴)

عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اُقْتُلُوْا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا ، مَنْ تَرَكَهَا خَشْيَةَ ثَأْرِهَا فَلَيْسَ مِنَّا .

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر طرح کے سانپ کو قتل کرو۔ جو اس کے کاٹ لینے کے خوف سے اسے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں۔(معجم کبیر طبرانی:۲۳۴۴)

غیر کی حاملہ سے وطی کرنے پر وعید

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَطِئَ حُبْلٰى.

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابوقلابہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو غیر کی حاملہ سے وطی کرے۔(مسند احمد بن حنبل:۲۳۱۸، مصنف ابن ابی شیبہ:۱۷۴۵۸)

یعنی بیوہ یا مطلقہ عورت کے پیٹ میں اگر بچہ پل رہا ہو تو اس سے نکاح کرنا حرام ہے۔لیکن اگر کسی نے نکاح کر لیا تو نکاح ہو گیا۔البتہ جب تک کہ پیٹ میں پلنے والا بچہ پیدا نہ ہو جائے اس وقت تک حاملہ عورت سے صحبت کرنا جائز نہیں تا کہ بچے کا نسب درست رہے اور اس کے باپ کے علاوہ کوئی دوسرا اس میں شامل نہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَطِئَ حُبْلٰى .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو (غیر کی) حاملہ

سے وطی کرے۔(معجم کبیر طبرانی:۱۱۹۲۲)

حسد، چغلی اور کہانت کرنے پر وعید

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنِّيْ ذُوْ حَسَدٍ، وَلَا نَمِيْمَةٍ، وَلَا كَهَانَةٍ، وَلَا أَنَا مِنْهُ .

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد کرنے والا، چغلی کرنے والا اور کہانت کرنے والا مجھ سے نہیں اور نہ میں ان سے ہوں۔(مجمع الزوائد:۱۳۱۲۶)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَيْسَ مِنِّيْ ذُوْ حَسَدٍ وَلَا نَمِيْمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا أَنَا مِنْهُ .

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد کرنے والا، غیبت کرنے والا اور کہانت کرنے والا مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں ان میں سے ہو۔(مسند الفردوس:۵۲۸۰)

حسد: یعنی یہ آرزو کرنا کہ جو نعمت فلاں آدمی کے پاس ہے وہ بعینہ مجھے مل جائے۔یعنہ وہی چیز اسے اسی وقت مل سکتی جب کہ وہ نعمت دوسرے سے چھن جائے۔اس طرح کی ذہنیت نہایت ہی تباہ کن ہے۔حدیثوں میں ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد ایمان کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے۔(ابوداؤد)

حسد کی وجہ سے بہت سے گھر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں قتل اور دوسرے بڑے جرائم انجام پاتے ہیں۔اس لیے حضور نے اس بدترین خصلت سے سخت بیزاری ظاہر فرمائی ہے۔

اسی طرح چغلی کرنا بھی بہت بری عادت ہے بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔لوگوں کے درمیان بہت سی لڑائیاں اور رنجشیں چغل خوری ہی کی وجہ سے رونما ہوتی ہیں لہٰذا اس بری عادت سے بھی مسلمانوں کو پرہیز کرنی چاہیے۔

کہانت: یہ ہے کہ زمانہ مستقبل کے بارے میں پیشین گوئی کی جائے اور کہانت کرنے والا یعنی جوتشی و کاہن غیب کی ڈھکی چھپی باتوں کے جاننے کا دعویٰ کرے۔کہانت سراسر اسلام کے منافی عمل ہے اور کاہنوں جوتشیوں کی باتوں پر اعتبار کرنا، بھروسہ کرنا دین اسلام

اور حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو جھٹلانا ہے۔اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ مذکورہ اعمال سے بچیں۔

ریشمی لباس پہننے اور چاندی کے برتن میں پینے پر وعید

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ وَشَرِبَ فِي الْفِضَّةِ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى مَوَالِيْهِ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ریشمی کپڑا پہنے اور چاندی کے برتن میں پیے وہ ہم میں سے نہیں۔(۱) اور جو عورت کو اس کے شوہر کے خلاف ورغلائے یا غلام کو اس کے مالکوں کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔(معجم اوسط طبرانی:۴۹۹۳)

(۱) مردوں کے لیے ریشمی لباس حرام ہے۔البتہ عورتوں کے لیے ریشمی لباس پہننا جائز ہے وہ پہن سکتی ہیں۔سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز وممنوع اور گناہ کا کام ہے۔

خصی ہونے یا کرنے پر وعید

عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ شَكَا رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُزُوْبَةَ فَقَالَ أَلَا أَخْتَصِيْ؟ فَقَالَ لَا، لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصَى أَوِ اخْتَصَى.

ترجمہ: حضرت مجاہد اور عطا سے مروی ہے وہ دونوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تنہائی کی شکایت کی اور دریافت کیا کہ کیا میں خصی ہو جاؤں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو خصی ہو یا کسی کو خصی کرے۔(معجم کبیر طبرانی:۱۱۱۴۱)

یعنی اسلام میں یہ جائز نہیں کہ کوئی اپنی صنف بدلے۔یعنی لڑکے کو لڑکی بننے کی اور لڑکی کو لڑکا

بننے کی اجازت نہیں ہے۔زمانہ قدیم میں لوگ اپنی مفلسی اور غربت کی وجہ سے خصی ہوا کرتے تھے تاکہ شادی وغیرہ کی ضرورت باقی نہ رہے۔جسے حضور نے ناجائز قرار دیا۔جب کہ آج کل لڑکے لذات اور حصول زر کے لیے اپنی صنف تبدیل کر رہے ہیں یہ تو اور بھی سخت ناجائز اور حرام ہے۔

امانت کی قسم کھانے پر وعید

عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ أَوْ مَمْلُوْكِهِ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امانت کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں(۱)۔اور جو کسی کی بیوی کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔اور جو کسی کے غلام کو اس کے مالک کے خلاف کرے وہ ہم میں سے نہیں۔(شعب الایمان بیہقی:۱۰۶۷۲)

لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ حسب ضرورت ومصلحت صرف اللہ کے نام کی قسم کھائے۔امانت یا کسی دوسری چیز کے نام پہ قسم کھانا درست نہیں۔

قدرت کے باوجود نکاح نہ کرنے پر وعید

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَرَ عَلَى أَنْ يَنْكِحَ فَلَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت ابو نجیح سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نکاح کرنے پر قادر ہو اس کے باوجود نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔(سنن دارمی ۲۲۱۹)

یعنی اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو جسمانی اور مالی اعتبار سے فراخی اور کشادگی عطا فرمائی ہے انہیں چاہیے کہ نکاح کرنے میں ٹال مٹول سے کام نہ لیں۔نکاح کر لینے کی صورت میں آدمی کا آدھا دین محفوظ ہو جاتا ہے۔گناہ کا دروازہ بہت حد تک بند ہو جاتا ہے۔اس لیے قدرت کے باوجود نکاح کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

وسعت کے باوجود اہل خانہ پر تنگی کرنے پر وعید

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَتَرَ عَلَى عِيَالِهِ

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جسے اللہ نے مال و دولت کے ذریعہ کشادگی دی ہو لیکن وہ اپنے اہل و عیال پر تنگی کرے۔ (کنز العمال: ۴۴۹۵۰)

یعنی جب اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہے تو یہ سخت ناشکری کی بات ہے کہ آدمی اپنے اہل خانہ کے کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اور دیگر معاملات میں کنجوسی اور بخیلی کا مظاہرہ کرے۔ بعض حدیثوں میں ہے کہ سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو آدمی اپنی بیوی بچے اور دیگر اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَتَرَ عَلَى عِيَالِهِ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جسے اللہ نے روزی میں کشادگی دی پھر بھی وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں تنگی کرے۔ (مسند الفردوس: ۵۲۷۱)

بغیر دین مہر نکاح کرنے اور زکوٰۃ کی وصولی میں لوگوں کو دقت میں ڈالنے پر وعید

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں جَلَب (۱) جَنَب (۲) اور شغار (۳) نہیں ہے اور جو کوئی ڈاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔ (جامع ترمذی: ۱۱۴۹ سنن نسائی: ۳۳۴۸)

(۱) **جلب**: یہ ہے کہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل کسی شہر یا بستی میں جائے تو شہر

کے باہر ہی ٹھہر جائے اور بستی کے لوگوں کو خبر بھیج دے کہ وہ یہاں آکر زکوٰۃ ادا کر دیں۔ اس سے عامل کو منع کیا گیا ہے کہ اس میں خواہ مخواہ لوگوں کو پریشانی ہوگی۔ عامل کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ خود بستی میں جائے اور لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرے۔

(۲) **جنب**: یہ ہے کہ جب عامل کسی بستی یا شہر میں پہنچے تو وہاں کے لوگ اپنی بستی یا شہر سے کہیں اور چلے جائیں تاکہ زکوٰۃ دینے سے بچ جائیں یا کم از کم عامل کو پریشانی میں ڈال دیں۔ اس طرح کی حرکت سے بستی والوں کو منع کیا گیا ہے۔

(۳) **شغار**: یہ ہے کہ کوئی آدمی اس شرط پر اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کسی دوسرے آدمی سے کر دے کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس کے ساتھ کر دے گا اور یہی ان دونوں کا مہر قرار پائے۔ اسلام میں اس طرح کے نکاح کو ناجائز قرار دیا گیا ہے کہ اس میں لڑکی کی حق تلفی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ حَيْثُ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يَنُحْنَ، فَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَنَسْعَدُهُنَّ فِي الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو آپ نے ان سے یہ عہد لیا کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ ان لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم وہ عورتیں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں میت پہ نوحہ کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتی تھیں۔ تو کیا اسلام میں ہمیں نوحہ کی اجازت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں اسعاد نہیں ہے۔ (۱) اور نہ اسلام میں شغار ہے اور نہ اسلام میں کسی کی قبر پہ جانور ذبح کرنے کی اجازت ہے (۲) اور نہ جلب اور جنب (۳) کی اجازت ہے اور جو ڈاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔ (صحیح ابن حبان: ۳۲۱۳)

(۱) **اسعاد**: یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں میت پر رونے اور اس کی خوبیاں بیان کر کے نوحہ کرنے کے لیے عورتیں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے۔ اسلام میں نوحہ کرنے اور چیخ پکار کر رونے دھونے کی اجازت نہیں۔

(۲) زمانہ جاہلیت کی ایک رسم یہ بھی تھی کہ لوگ مرنے والے سخی آدمی کی قبر پر جانور ذبح

کیا کرتے تھے اس طرح کی حرکت کے ذریعہ وہ اس بات کا اعلان کرتے تھے کہ جس طرح یہ مہمان نوازی کیا کرتا تھا اسی طرح ہم بھی فیاضی اور سخاوت کرتے رہیں گے۔اسلام میں فیاضی نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔لیکن کسی کی قبر پر جانور ذبح کرنا جائز نہیں۔

(۴) جلب اور شب کی تشریح گزشتہ صفحے میں کی جا چکی ہے۔

تفریق کرنے پر وعید

حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، حَدَّثَنِي طَلِيقٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْقِلِ بن يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ فَرَّقَ فَلَيْسَ مِنَّا" قَالَ أَسَدٌ "يُفَرِّقُ بَيْنَ الْوَلَدِ وَأُمِّهِ وَبَيْنَ الإِخْوَةِ".

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تفریق ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔حضرت اسد کہتے ہیں کہ تفریق کا مطلب ماں اور اس کے بچوں کے درمیان تفریق ڈالنا یا بھائی بھائی کے درمیان تفریق ڈالنا ہے۔(معجم کبیر طبرانی:۱۹۹۲۵)

زمانہ جاہلیت میں لوگ باندی یا کنیز خریدتے وقت ماں اور اس کے بچوں میں جدائی ڈال دیتے تھے۔یعنی ایک شخص صرف کنیز خرید لیتا اور اس کے بچوں کو نہ خریدتا اس طرح ماں اور بچوں میں جدائی واقع ہوتی تھی۔جس کے سبب عورت ہمیشہ غمگین اور صدمے میں رہتی اور بچے بھی ماں سے جدا ہونے کے بعد ہمیشہ صدمے سے دوچار رہتے اس لیے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں اور اس کے بچوں کے درمیان تفریق ڈالنے والے آدمی کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔

اِس حدیث سے وہ لوگ بھی سبق لیں جو بلاوجہ بیوی کو طلاق دے کر چھوڑ دیتے ہیں اور زبردستی اس سے اس کے چھوٹے بچوں کو چھین لیتے ہیں۔عورت بے چاری ایک تو طلاق کی وجہ سے صدمے میں ہوتی ہے اوپر سے بچے کی جدائی کا غم اسے راتوں جگاتا اور تڑپاتا رہتا ہے۔

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مُوْسِرًا فَلَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

ترجمہ: حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہو اس کے باوجود وہ نکاح نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔(شعب الایمان بیہقی:۵۲۴۲)

مونچھ کو پست نہ کرنے پر وعید

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ.

ترجمہ: حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو اپنی مونچھوں کو پست نہ کرے۔(مصنف ابن ابی شیبہ:۲۵۴۹۳:المعجم الکبیر للطبرانی:۴۸۹۴۔سنن نسائی:۵۰۶۴)

یعنی مونچھ ہمیشہ چھوٹی رکھنی چاہیے۔بالکل صاف نہیں کرنی چاہیے بلکہ کتر کر چھوٹی کرنی چاہیے۔مونچھ کو اتنی بڑی نہ کی جائے کہ لبوں پر چلی آئے اور پانی پیتے وقت پانی میں ڈوب جائے۔

زیر ناف کے بال نہ مونڈنے پر وعید

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَحْلِقْ عَانَتَهُ وَيُقَلِّمْ أَظْفَارَهُ وَيَجُزَّ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت یزید بن عمرو معافری سے مروی ہے وہ قبیلہ غفار کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زیر ناف کے بال نہ مونڈے اور اپنے ناخنوں کو نہ تراشے اور مونچھ نہ تراشے وہ ہم میں سے نہیں۔(مسند احمد:۲۴۱۹۵)

ہر ہفتے زیر ناف کے بالوں کی صفائی کرنی چاہیے۔اگر کسی وجہ سے صفائی نہ کر سکا تو دس پندرہ دنوں کے اندر ورنہ چالیس دنوں سے زائد انہیں رکھ چھوڑنا سخت ناپسندیدہ ہے۔اسی طرح ہر ہفتے ناخن تراشنا چاہیے۔مونچھوں کو بھی ہفتے میں کاٹ لینا چاہیے۔مونچھوں کو بڑا کرنا

مجوسیوں اور ہندوؤں کا طریقہ ہے۔

غسل کے بعد وضو کرنے پر وعید

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ بَعْدَ الْغُسْلِ فَلَيْسَ مِنَّا .

ترجمہ: حضرت عکرمہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غسل کرنے کے بعد وضو کرے وہ ہم میں سے نہیں۔(معجم کبیر طبرانی:۱۱۸۵۱ مسند الفردوس:۵۲۷۸)

غسل کرنے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ غسل کرتے وقت پہلے ہی آدمی وضو کر چکا ہوتا ہے۔پھر غسل میں ان تمام اعضا کو دھویا جاتا ہے جن کا دھونا وضو میں ضروری ہے۔اس لیے غسل کرنے کے بعد وضو کی کوئی ضرورت نہیں اور جو ایسا کرے گویا وہ ایک لغو کام کرتا ہے۔

ہوا خارج ہونے کے سبب استنجا کرنے پر وعید

عَنْ أَنَسٍ لَيْسَ مِنَّا مَنِ اسْتَنْجٰى مِنَ الرِّيْحِ .

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ریح خارج ہونے کی وجہ سے استنجا کرے۔(مسند الفردوس:۵۲۷۷)

یعنی جو آدمی ہوا خارج ہونے کی وجہ سے آب دست لے شرمگاہ کی جگہ کو پانی سے دھوئے۔حضور اس سے بیزار اور ناراض ہیں کیوں کہ یہ عبث اور بلاوجہ کا کام ہے۔

گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑے کو بھڑکانے پر وعید

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ جَلَبَ عَلَى الْخَيْلِ يَوْمَ الرِّهَانِ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑے کو بھڑکائے وہ ہم

میں سے نہیں۔(معجم کبیر طبرانی:۱۱۳۹۲)

گھوڑ دوڑ کے دن کچھ لوگ اپنے آدمی اس کام پر مقرر کرتے تھے جو دوسروں کے گھوڑے کو بھڑکاتے تھے تاکہ جنہوں نے انہیں دوسروں کے گھوڑے بھڑکانے پر متعین کیا ہے وہ ریس جیت جائیں۔حضور نے گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑے کو بھڑکانے اور بھڑکانے والے دونوں کو ناپسند فرمایا ہے۔اس لیے مسلمانوں کو ایسی خسیس حرکتوں سے بچنا چاہیے۔فی زمانہ بھی کہیں گھوڑ دوڑ ہو تو اس میں بھی گھوڑے کو بھڑکانے کا یہی حکم ہے۔

تیر اندازی سیکھ کر اسے چھوڑنے پر وعید

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَامَةَ أَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ .قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَامَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى .

ترجمہ: حضرت حارث بن یعقوب سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہ سے وہ کہتے ہیں کہ فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونشانوں کے درمیان نشانہ نہیں لگا پاتے ہو حالانکہ تم بڑے ہو اور تم پر یہ کام بڑا شاق ہوتا ہے۔اس پر عقبہ نے کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں اس کی تائید نہ کرتا۔حارث کہتے ہیں میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کون سی بات ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ابن شماسہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تیر اندازی سیکھا پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی۔(صحیح مسلم:۵۰۵۸)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ نُهَيْكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَعْلَمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَقَدْ عَصَانِي . (۲)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن نھیک سے مروی ہے انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو تیر اندازی جانتا

ہو پھر اسے چھوڑ دے تو اس نے میری نافرمانی کی۔(ابن ماجہ:۲۸۱۴)

مذکور حدیثوں سے معلوم ہوا کہ تیر اندازی سیکھ کر اسے بھلانا گناہ ہے اس لیے اسکی مشاقی جاری رکھنی چاہیے تا کہ کفار و مشرکین کی جانب سے حملے کی صورت میں اپنا دفاع کیا جا سکے۔حضور کی تاکید و تنبیہ کا منشا یہ ہے کہ مسلمان فن حرب وضرب میں کمال پیدا کریں۔لیکن آج کا زمانہ تیر و تلوار کا نہیں بلکہ جدید ٹیکنالوجی اور ہتھیار کا ہے اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی بھی ٹریننگ حاصل کریں۔

رات کے وقت تیر اندازی کرنے پر وعید

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ:حضرت عکرمہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں اور جو رات کے وقت ہماری طرف تیر چلائے وہ ہم میں سے نہیں۔(معجم کبیر طبرانی:۱۱۳۸۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:جو رات کے وقت ہماری طرف تیر چلائے وہ ہم میں سے نہیں۔(معجم اوسط:۱۱۳۹۶،صحیح ابن حبان:۵۶۹۸،الادب المفرد:۱۲۷۹)

تین اچھے اوصاف نہ اپنانے پر وعید

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا مِنَ اللّٰهِ قِيلَ مَا هُنَّ؟ قَالَ حِلْمٌ يَرُدُّ جَهْلَ الْجَاهِلِ أَوْ حُسْنُ خُلُقٍ يَعِيشُ بِهِ فِي النَّاسِ أَوْ وَرَعٌ يَحْجِزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللّٰهِ.

ترجمہ:حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ روایت کرتے

ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:جس آدمی میں تین باتیں نہ ہوں وہ مجھ سے نہیں اور نہ اللہ سے اس کا کوئی تعلق ہے۔پوچھا گیا۔یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی چیزیں ہیں۔فرمایا:(۱)ایسا حلم جس کے ذریعہ جاہل کی جہالت کو دُور کیا جا سکے۔(۲)ایسا حسن اخلاق جس کے ذریعہ لوگوں کے ساتھ بہتر سلوک کیا جا سکے۔(۳)ایسا ورع جس کے ذریعہ اللہ کی نافرمانیوں سے بچا سکے۔(معجم اوسط طبرانی:۵۰۰۵)

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ وطفیل میں ہمیں ان قیمتی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے،نیز جن سے پیارے آقا رحمت سراپا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکا ہے اُن سے رک جانے اور جن کو کرنے کی ترغیب دی ہے انھیں کر گزرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔مولا! ہم میں سے ہر کسی کو احساسِ ذمہ داری کا درد دے،ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض ادا کرنے کی ہمت وتوفیق بخش،اور عوام وخواص ہر ایک کو دین کی برکتوں سے مالا مال فرما دے۔آمین۔

☆☆☆☆☆